مقاصد شریعت کی عصری ضرورت واہمیت

Objectives Of Shari'a and Their Contemporary Significance

محمد امیر حمزہ[i]   ڈاکٹر ہمایوں عباس[ii]

ABSTRACT

Objectives of Shari'a always influence the commandments of Shari'a.Their role is very important in Islamic legislation even they sometimes affect religious prayers and offering.To have the better understanding of its application,the knowledge of the direct and indirect application of the sources of Shari'a is necessary.However it is authentic that the legislation process of Shari'a is greatly affected due to careless and inproper application of objectives of Sharia.Importance of knowing the objectives of Shari'a is as much vital and necessary for "Mujtahid or Faqeeh" as is for a lay man,preachers and even for non- muslims.

No doubt if the objectives of Shari'a are on the point of need,they have binary opposition effects as Wajib becomes left over and Haraam becomes Halal.It is another thing that objectives of Shari'a influence the commandments of Shari'a in two ways i-e compulsory and exceptional.But it should also be made clear that objectives of Shari'a are reliable only when they are in accordance and hormony with the authentic four sources of Shari'a.It is because that need based things are not to be replaced with permanent and authentic four sources of Shari'a in Islamic jurisprudece.

Key Words:*Objectives of Shari'a ,Jurisprudence, sources of Sharia ,affection, eed, influence, Mujtahid.*

مقاصد شریعت کے اعتبار کے بغیر استنباط احکام کا عمل ،فساد کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اخذ شدہ احکام پر عمل کرنے سے مکلف،ضرر شدید کا شکار ہو جاتا ہے۔لہذا مقاصد شریعت کا کامل اعتبار کرنے سے ہی عمل اجتہاد و استنباط،صوابت سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔جیسا کہ علامہ شاطبی بیان کرتے ہیں:

والحکم بما أراه الله" [1] "فاذا بلغ الانسان مبلغا فهم عن الشارع فيه قصده فى كل مسئلة من مسائل الشريعة ،و فى كل باب من أبوابها فقد حصل له وصف هو السبب فى تنزيله منزلة الخليفة للنبى ﷺ فى التعليم و الفتيا

جب انسان ہر شرعی مسئلہ میں شارع کے مقصد کو سمجھ جاتا ہے تو اسے اجتہاد میں صوابت کا وہ وصف حاصل ہو جاتا ہے جو فتاوی اور احکامیں نبی اکرم ﷺ کی نیابت کا سبب اور ذریعہ ہے۔لہذا اکثر مجتہدین، مقاصد شریعت سے غفلت کی وجہ سے اجتہاد میں خطا کا ارکاب کر بیٹھتے ہیں حتی کہ اس بارے شاطبی تو یہاں تک دعوی کرتے ہیں

[i] پی ایچ ڈی اسکالر، جی سی یو، فیصل آباد / اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کے۔اے اسلامیہ کالج، جامعہ محمدی شریف

[ii] پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

کما أن من لم یعرف مقاصدھما :أی الکتاب و السنۃ لم یحل لہ أن یتکلم فیھما"[2]"

(جو شخص قرآن وسنت کے مقاصد سے بے خبر ہے اسے چاہیئے کہ وہ ان کے بارے گفتگو ہی نہ کرے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ کسی بھی مسئلہ میں اجتہاد کے لیئے مقاصد شریعت سے واقفیت اور ان کا اعتبار از حد ضروری ہے۔اسی لیئے امام الحرمین جوینی یہ دعوی کرتے ہیں کہ اگر امام شافعی کو کتاب وسنت یا قیاس کے ذریعے کوئی لیل شرعی میسر نہ ہوتی تو آپ کلیات شرعیہ اور مصالح عامہ کی طرف التفات فرماتے اور اسی بناء پر استنباط احکام کا عمل مکمل فرماتے[3]

لہذا جب علامہ شاطبی کے بقول

المقاصد ارواح الأعمال" [4]"

(مقاصد تمام اعمال کی روح ہیں۔)

تو پھر یہ دعوی کرنا درست ہوا کہ انسانوں اور مکلفین کا مقاصد اور ارواح کے بغیر زندگی گزارنا ممکن ہے۔لہذا فقہ، مقاصد کے بغیر روح سے محروم ہے اور اسی طرح فقیہ، مقاصد کے بغیر روح فقہ سے خالی ہے یعنی اسے ایسی صورت میں فقیہ کہلوانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔لہذا اب ذیل میں مقاصد شریعت کے کچھ خصائص ذکر کیئے جاتے ہیں جن سے ان کی ضرورت واہمیت واضح ہو جائے گی۔

(1)عمومی خصوصیات:

(i)ربانیہ مقاصد شریعت کی اہم ترین خصوصیت ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ مقاصد شریعت کی نسبت،اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔اور اس کے مقابلہ میں خاصہ بشریت ہے۔لہذا مقاصد شریعت وہ ربانی مقاصد ہیں جن کا اعتبار خود شارع نے کیا ہے تاکہ مصالح کا حصول اور مفاسد کا تدارک ممکن ہو سکے۔جیسا کہ امام غزالی فرماتے ہیں:

"عرفنا من أدلۃ الشرع أن اللہ تعالیٰ ببعثۃ الرسل و بتھید بساط الشرع أراد صلاح أمر الخلق فی دینھم و دنیاھم و نقل ذلک من الشرع لا من العقل"[5]

ہمیں ادلہ شرعیہ سے یہ معرفت حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعثت انبیاء اور شریعت کی تمہید کے ذریعے، مخلوق کی دینی و دنیوی امور میں اصلاح کا ارادہ فرمایا ہے اور ہمیں اس وصف کا علم بھی شریعت کے ذریعے حاصل ہے نہ کہ عقل کے ذریعے۔

(ii)کمال یعنی نقص وعیب اور تناقض سے پاک ہونا بھی مقاصد شریعت کی ایک خوبی ہے اور مقاصد شریعت کے کمال کا مظہر،انسان کی انفرادی اور اجتماعی حاجات کا مکمل تحفظ ہے اور اس کے کمال کی دوسری خوبی یہ ہے کہ یہ اختلاف واضطراب سے پاک ہے۔[6]

(iii) مقاصد شریعت کی تمام انواع واقسام میں غور کرنے سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ان میں بہت وضاحت پائی جاتی ہے اور ان میں کوئی چیز مجمل یا غیر مفصل نہیں ہے۔ لہذا ان کے شروط و قیود اور ضوابط کے مفصل بیان سے ان کے وضاحت والے وصف کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ انہیں مطلق اور غیر واضح نہیں رکھا گیا جس میں اختلاف کا اندیشہ ہو۔

(iv) مقاصد شریعت زندگی کے تمام شعبوں کا احاطہ کرتے ہیں اور انسان کے دینی و دنیوی اور زمان و مکان کے تمام مصالح پر مشتمل ہیں۔[7]

(v) مقاصد شریعت میں ایک خاص توازن موجود ہے۔ مثلا مقاصد خاصہ اور مقاصد عامہ، اسی طرح مقاصد اصلیہ اور مقاصد تبعیہ، وغیرہ۔ اور انکے توازن کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ رخصت اور عزیمت اور نرمی وشدت کے لحاظ سے ان میں خاص توازن موجود ہے۔

(vi) ان کی ایک اور اہم خوبی یہ ہے کہ یہ فطرت کے مطابق بھی ہیں اور انسان کی تمام فطری حاجات کا تحفظ بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"فَاَقِمْ وَجهَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ط فِطْرَتَ اللہِ الَّتِیْ فَطَرَالنَّاسَ عَلَیْھَا ط لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللہِ ط ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ"[8]

(vii) مقاصد شریعت کے علم سے مصالح و مفاسد کی درجہ بندی میں معاونت حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابن تیمیہ اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ مومن کو چاہیئے کہ وہ شرور اور خیرات اور ان دونوں کے مراتب سے واقف ہو۔ کیونکہ اسی واقفیت کے ذریعے سے ہی واقعی امور کے احکام کے مابین تفریق سے متعلق اصل معرفت حاصل ہوتی ہے۔[9] اور اسی معرفت سے ہی یہ ممکن ہے کہ شر کو دور کیا جاسکے اور بھلائی کو حاصل کیا جاسکے۔

(2) بنی نوع انسان کے لیئے مقاصد شریعت کی ضرورت واہمیت:

مقاصد شریعت اپنی انہی خصوصیات کی وجہ سے بنی نوع انسان چاہے وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم تمام طبقات کے لیئے ضرورت و اہمیت کے حامل ہیں۔ اس جہت سے ان کی تقسیم مسلم اور غیر مسلم کے لیئے ان کی ضرورت واہمیت کے لحاظ سے کی جاسکتی ہے۔

(i) مسلمانوں کے لیئے مقاصد شریعت کی ضرورت واہمیت

اس بات میں علماء اصول کے مابین اختلاف ہے کہ عام مسلمان جو اصول فقہ سے نابلد ہے کیا اس کے لیئے مقاصد شریعت کی معرفت ضروری ہے یا کہ نہیں۔ اور اگر ضروری ہے تو کس حد تک۔ اس بارے ابن عاشور وضاحت کرتے ہیں کہ ہر مکلف کے لیئے ضروری نہیں کہ وہ مقاصد شریعت کی معرفت حاصل کرے کیونکہ مقاصد شریعت کی معرفت ایک دقیق علم ہے۔ اس لیئے عام مسلمان کے لیئے مقاصد شریعت کی معرفت ضروری نہیں۔ البتہ مقاصد شریعت کا بنیادی علم، عام مسلمان کے لیئے ضروری ہے تاکہ شریعت کی صحیح مراد سمجھنے میں اسے آسانی ہو[10]

لیکن کچھ علماء، ابن عاشور کے اس موقف کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک مقاصد شریعت کی معرفت کے حصول کے لیئے عام آدمی کا بھی اتناہی حق ہے جتنا مجتہد اور فقیہ کے لیئے۔اس بارے بدوی لکھتے ہیں

"فا القول بأن حق العامی أن یتلقی الشریعة بدون معرفة المقاصد ،لا یسلم علی اطلاق و ابن تیمیه کان أدقة نظر ا من ابن عاشور"[11]

ابن عاشور جو یہ قول کرتے ہیں کہ عام مسلمان، مقاصد شریعت کی معرفت کے بغیر شریعت کو حاصل کرے، یہ قابل تسلیم نہیں ہے اور اس بارے ابن تیمیہ کا موقف، ابن عاشور کی نسبت دور اندیشی پر مبنی ہے۔کیونکہ مقاصد کی معرفت کے بغیر تو شریعت کا علم حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔لہذا عام مسلمان جو کہ اجتہاد کے درجہ میں نہیں یا جو فقہ کی ادلہ اربعہ کی معرفت سے نابلد ہے اس کے لیئے مقاصد شریعت کی ضرورت واہمی کو درج ذیل نکات کی شکل میں بیان کیا جاتا ہے۔

جب عام مسلمان کو مقاصد شریعت کا فہم حاصل ہوتا ہے تو اس کے دل میں ایمان مزید راسخ ہو جاتا ہے کیونکہ اسے احکام شریعت کے مصالح کی خبر ہو جاتی ہے لہذا وہ شر اور فساد سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔اور اسے اپنے دین سے محبت اور فخر ہونے لگتے ہیں اور اسے اس بات کا کامل یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ شریعت میں دنیا و آخرت دونوں میں مشقت اور حرج و تکلیف کو اٹھالیا گیا ہے۔[12]

نیز یہ کہ جب عام مسلمان کو جب مقاصد شریعت کی معرفت حاصل ہو گی تو اسے علم ہو گا کہ انسان کا مقصد تخلیق، اللہ تعالیٰ کی بندگی بجا لانا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ"[13]"

اور یہ مقصد کثرت عبادت سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔کیونکہ شارع کا کوئی مقصد بھی دنیا و آخرت کے مصالح سے خالی نہیں ہوتا۔لہذا ایسیصورت میں حق عبودیت صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔اس بناء پر مقاصد شریعت کے فہم سے عام مسلمان کی عبادت میں خلوص کا اضافہ ہو جاتا ہے۔

فکریات میں صوابت کا حصول

عصر حاضر میں فکریات اور روح شریعت کے نام پر بہت سی آوازیں اٹھ رہی ہیں اور عمل کے بجائے فکریات پر زور دیا جا رہا ہے اور مقاصد شریعت کو مختلف اسالیب میں استعمال کر کے، مقاصد شریعت میں فساد لاحق کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں جیسا کہ قرضاوی اس طرف پہلے سے اشارہ کر چکے ہیں۔[14]

لہذا ایسی صورت میں مکلف کو جب مقاصد شریعت میں مصالح و مفاسد سے آگاہی حاصل ہو گی تو وہ فکری فساد سے بچ جائے گا اور اتباع دین کا راستہ اس کے لیئے ہموار ہو جائے گا۔

فقہی قاعدہ "الأمور بمقاصدها"[15] کے لحاظ سے مکلف کی ضرورت

ہر مسلمان مکلف کے لیئے ضروری ہے کہ اس کے ہر عمل کے پیچھے شارع کے مقاصد اور اجر و ثواب کی نیت اور مقصد کار فرما ہوں۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے

"انما الأعمال بالنيات و انما لكل امرئ ما نوى"[16]

بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ لہذا مقصد کے بغیر اجر و ثواب کا حصول بھی ممکن نہیں۔ اسی لیئے ہر مسلمان پر مقاصد شریعت کے علم کا حصول لازم ہے تا کہ اس کے مقاصد اور نیتیں، شارع کے مقاصد کے موافق ہو جائیں۔ اور یہ اس لیئے بھی ضروری ہے کہ کہیں مکلف کے مقاصد لا علمی کی وجہ سے، شارع کے مقاصد کے مخالف نہ ہو جائیں اور اس بناء پر مکلف ،الٹا اللہ تعالیٰ کے عقاب کا مستحق بن جائے۔ جیسا کہ علامہ شاطبی رقمطراز ہیں:

"و على الجملة فان الاخلاص فى الأعمال انما يصح خلوصه من اطراح الحظوظ ،لكنه ان كان مبنيا على أصل صحيح كان منجيا عند الله و ان كان مبنيا على اصل فاسد فبالضد"[17]

عام مسلمان کے لیئے نیکی کی دعوت دینے کے لحاظ سے بھی مقاصد شریعت کی معرفت ضروری ہے کیونکہ اگر مبلغ کو اپنے دین کے مقاصد، حکمتوں اور اسرار و علل کی ہی خبر نہ ہو تو وہ اچھا مبلغ نہیں ہو سکتا۔ لہذا ابلاغ تبلیغ کے لیئے لوگوں کے مصالح اور دین کے مصالح ہر دو قسم کے مصالح سے واقفیت ضروری ہے۔ اور مبلغ کے لیئے اس بات کی معرفت بھی ضروری ہے کہ مصالح عامہ کون سے ہیں اور مقاصد خاصہ کون سے ہیں اور ان میں ترجیح کا طریقہ کار کیا ہو گا۔ تا کہ لوگوں کے مصالح کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں شارع کی مخالفت سے بچایا جا سکے۔ اور تبلیغ کا یہی طریقہ زیادہ موثر ثابت ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ"[18]

لہذا عام مسلمان کے لیئے ضروری ہے کہ اسے مقاصد شریعت کا علم حاصل ہو تا کہ اس کے مقاصد اور نیتیں، شارع کے مقاصد کے موافق ہو جائیں۔ اور اس کے عقائد پختہ ہو جائیں اور دعوت دین کے اوصاف اس میں مکمل ہو سکیں۔ اور مقاصد کی معرفت عام مسلمان کے لیئے اس لیئے بھی ضروری ہے کہ مقاصد شریعت کی معرفت سے وہ اپنے دین اور عقیدہ کا دفاع بھی کر سکتا ہے۔ ڈاکٹر یوسف حامد عالم اس کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

"فلا بد أن يعرف المكلف مقاصد الشارع بحيث تكون مقاصده تابعة لمقاصد الشارع محكومة بها"[19]

طالب علم کے لیئے مقاصد شریعت کی معرفت کی ضرورت واہمیت

وہ طالب علم جو ابھی علماء مجتہدین کے مرتبہ تک نہیں پہنچا، اس کے لیئے مقاصد شریعت کے علم کا حصول بہت ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مقاصد شریعت کی معرفت سے اسے احکام شریعت کی غرض وغایت اور مقاصد سے آگاہی حاصل ہوتی ہے اور شریعت کے عمومی مزاج سے اسے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس طرح وہ محض اصول فقہ پر ہی اکتفاء نہیں کرے گا بلکہ احکام شریعت کی غرض وغایت اور مقاصد کو جاننے کے لیئے بھی کوشش کرے گا۔ کیونکہ مقاصد اور مصالح کی معرفت ایک پیچیدہ علم ہے جس کی صحیح معرفت کے لیئے زیادہ محنت اور مشق کی ضرورت ہوتی ہے اسی لیئے اصول فقہ کے طالب علم کو اگر ابتدائی سے ہی مقاصد شریعت سے دلچسپی ہو گی تو وہ مقاصد اور مصالح کے اعتبار میں خطاء سے محفوظ ہو جائے گا۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ میں مصالح اور مقاصد کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اسی لیئے علماء اصول ضرر، مشقت، اضطراب اور فساد کو خلاف شریعت قرار دیتے ہیں۔[20]

اس کی مزید وضاحت ابن قیم کے اس قول سے ہوتی ہے:

"فکل مسئلة خرجت من العدل الی الجور ،و عن الرحمة الی ضدها ،و عن المصلحة الی المفسدة ،و عن الحکمة الی العبث فلیست من الشریعة و ان أدخلت فیها بالتأویل"[21]

اور طالب علم کے لیئے مقاصد شریعت کے علم کا حصول اس لیئے بھی ضروری ہے کہ اس علم سے اسے ان عظیم غایات کا علم حاصل ہو گا جن کی تکمیل اور حصول کے لیئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسل کو مبعوث فرمایا اور جن کی تکمیل کے لیئے اپنا کلام نازل فرمایا۔ لہذا مقاصد شریعت کے ذریعے ایسی غایات کو جاننے کی صورت میں طالب علم کو شریعت اسلامیہ سے محبت پیدا ہو جائے گی اور وہ اپنے دین پر مزید پختہ عقائد اور نیتوں کے ساتھ عمل کرے گا اور ایسی صورت میں وہ صراط مستقیم پر ثابت قدم رہے گا۔ خاص طور پر جب وہ دیگر ادیان کے ساتھ اپنے دین کا موازنہ کرے گا تو مصالح کے اعتبار اور علل اور غایات کے اعتبار کی وجہ سے اسے دیگر تمام ادیان کی نسبت زیادہ جامع، کامل اور فطرت کے مطابق پائے گا تو اس کی شریعت اسلامیہ سے محبت اور دلچسپی مزید بڑھ جائے گی جس سے اس طالب علم کا درجہ اجتھاد تک پہنچنا مزید آسان ہو جائے گا۔[22]

اور طالب علم کے لیئے مقاصد شریعت کی معرفت اس لیئے بھی ضروری ہے کہ وہ اگرچہ درجہ اجتہاد پر ابھی فائز نہیں ہوا۔ لیکن مقاصد شریعت کی معرفت سے وہ کم از کم علماء فقہ کی آراء میں ترجیح کا فیصلہ کر سکتا ہے اور اقوال ائمہ کی تخریج کا عمل اس کے لیئے آسان ہو جائے گا تو چونکہ مقاصد شریعت کی معرفت سے اسے مصالح ومفاسد سے آگاہی حاصل ہو جائے گی اور شارع اور مکلفین کے مقاصد سے وہ باخبر ہو گا تو اسے فقہی آراء میں ترجیح کے عمل میں آسانی میسر ہو گی۔ جیسا کہ ڈاکٹر احمد ریسونی فرماتے ہیں:

کما أن المتفقه علی مذهب ،و هو المقلد لا یمکنه أن یفتی بفقه امامه و یخرج علیه الا اذا عرف المقاصد الشرعیة التی بنیٰ علیها امامه و المصالح التی راعاها"[23]

کسی مذہب کے مقلد فقیہ کے لیئے یہ ممکن نہیں کہ وہ مقاصد شریعت کی معرفت کے بغیر اپنے امام کی فقہ پر فتوی دے یا اس کی تخریج کرے جب تک اسے ان مقاصد اور مصالح کا علم نہ ہو جائے جن کا اس کے امام نے اعتبار کیا ہے۔

غیر مسلموں کے لیئے مقاصد شریعت کی معرفت کی اہمیت (ii)

اس میں شک نہیں کہ انسان کی تمام زندگی بلا تفریق مذہب، مصالح کے حصول کے بغیر ممکن نہیں۔لہذا ہر شخص اپنے حقوق اور مصالح کے حصول کے لیئے تگ و دو کرتا ہے۔ تمام روئے ارضمیں کوئی زمانہ یا مکان ایسے نہیں گزرے جب انسان نے خود سے مشقت کو دور کرنے اور آسانی کے حصول کے لیئے کوشش نہ کی ہو۔

انسان طبعا سہل پسند ہے۔لہذا جب انسان اپنی طبیعت کے لحاظ سے مصالح حقیقی کے حصول اور فساد حقیقی کے تدارک کی کوشش کرتا رہتا ہے تو جب ایسے غیر مسلم شخص کو شریعت اسلامیہ کے ہدایت، سعادت اور مصالح کے تحفظ اور مفاسد کے تدارک جیسے محاسن سے آگاہی حاصل ہو گی تو بلاشبہ وہ غور و فکر کرنے کی طرف مجبور ہو جائے گا۔ اور وہ دین اسلام اور اللہ تعالیٰ کی طرف ضرور رجوع کرے گا بشرطیکہ اللہ تعالیٰ نے اسے عقل سلیم سے نوازا ہو۔لہذا مبلغ کے لیئے بھی ضروری ہے کہ وہ شریعت اسلامیہ کی غایات اور مصالح و مقاصد سے آگاہ ہو اور شریعت کے عمومی مزاج سے غیر مسلموں کو آگاہ کرے تو یہ کام یقینا دعوت دین میں اس کے لیئے معاون ثابت ہو گا۔

اور اس کی اہمیت نبی اکرم ﷺ کے اس عمل سے واضح ہوتی ہے کہ جب آپ ﷺ نے مشرکین مکہ کو دعوت اسلام دی اور قریبی رشتہ دار مشرکین مکہ کو اپنے چچا ابو طالب کے گھر میں جب اس مقصد کے لیئے جمع فرمایا تو ارشاد فرمایا:

"کلمۃ واحدۃ تعطینیھا تملکون بھا العرب و تدین لکم بھا العجم"[24]

(ایک کلمہ ہے اگر اسے مان لو تو عرب و عجم تمہارے زیر نگین ہوں گے۔)

یہ سن کر ابو جہل نے کہا کہ اگر ایسی بات ہے تو تمہیں تمہارے باپ کا واسطہ، ہمیں ایسے دس کلمے بتاؤ۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا

"تقولون لا الہ الا اللہ ،و تخلعون ما تعبدون من دونہ" [25]

اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غیر مسلم کے لیئے اسلام قبول کرنے کے معاملہ میں سب سے آسان ذریعہ شریعت اسلامیہ کے مقاصد اور مصالح سے آگاہی ہے بشرطیکہ قدرت نے اسے عقل سلیم سے نوازا ہو۔

تقنین اسلامی کے لیئے مقاصد شریعت کی ضرورت واہمیت (3)

جیسا کہ پہلے گزرا کہ مقاصد شریعت کی معرفت کا حصول غیر مسلموں، فقہ واصول کے طلبہ اور عام مسلمانوں کے لیئے بھی ضروری ہے تو مجتہد، فقیہ اور مفتی کے لیئے یقینا اس کی معرفت اور بھی زیادہ ضرورت واہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ تقنین اسلامی کا عمل ان سے اعتنائ کیئے بغیر نامکمل بلکہ مبنی بر خطائ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ذیل کے نکات یہ واضح ہو جائے گا۔

(i) نصوص اور ان کی دلالت کی جہت سے مقاصد کی اہمیت

مقاصد شریعت نصوص شرعیہ کے فہم میں سب سے بڑے معاون ہیں کیونکہ نصوص کے الفاظ وعبارات، معانی اور ان کے مدلولات بعض اوقات متعدد ہوتے ہیں جن کی تحدید، مقاصد شریعت کے ذریعے آسان ہو جاتی ہے۔ لہذا ابن عاشور نصوص کے مدلولات کے فہم کے لیئے مقاصد شریعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر فقہی استدلال، نص شرعی کے متعارض ہو تو مجتہدین، نص کے لغوی اور شرعی استعمال کی معرفت کے لیئے مقاصد شریعت کے فہم کے محتاج ہوتے ہیں۔[26]

لہذا ظاہر نص اور اس کے معانی ومدلولات کے فہم میں مقاصد شریعت کا کردار بہت اہم ہے تاکہ شریعت اسلامیہ ایک ہی نظام کے تحت جاری ہو جس میں کوئی اختلاف اور تناقض نہ ہو۔ اس کی وضاحت اس آیت قرآنی سے ہوتی ہے۔

"وَاسۡتَشۡہِدُوۡا شَہِیۡدَیۡنِ مِنۡ رِّجَالِکُمۡ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُوۡنَا رَجُلَیۡنِ فَرَجُل'' وَّامۡرَاَتٰنِ مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّہَدَآء "[27]

اب اس آیت میں گواہوں کے اوصاف بیان نہیں کیئے گئے لیکن ان کے عادل ہونے کا وصف ہمیں مقاصد شریعت سے معلوم ہوا۔ جیسا کہ ڈاکٹر حسین حامد بیان کرتے ہیں

"لو لم يشترط الشارع العدالة فى الشهود لقلنا بها ذلک أن قصد الشارع هو اثبات الحقوق و الحقوق لا تثبت بفاسق"[28]

گواہوں کے بیان میں اگرچہ شارع نے عدالت کی شرط نہیں لگائی لیکن اس نص کے سیاق وسباق سے ظاہر ہے کہ یہاں شارع کا مقصد اثبات حقوق ہے جبکہ حقوق، فاسق کے لیئے ثابت نہیں ہوتے۔ لہذا نصوص کے فہم وادراک میں مقاصد شریعت کا اہم کردار ہے۔ مثلاً کفارہ ظہار سے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"[29]فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ شَہۡرَیۡنِ مُتَتَابِعَیۡنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّتَمَآسَّا ج فَمَنۡ لَّمۡ یَسۡتَطِعۡ فَاِطۡعَامُ سِتِّیۡنَ مِسۡکِیۡنًا"

اس نص قرآنی کی وضاحت میں امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا مقاصد شریعت کی بنیاد پر اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس آیت میں شارع کا مقصد ظہار سے روکنا ہے جو کہ ساٹھ کے بجائے اگر ایک ہی فقیر کو ساٹھ دن کھانا دے دیا جائے تو کفارہ ادا ہو جائے گا جبکہ امام شافعی کے نزدیک اس آیت میں شارع کا مقصد اگرچہ ظہار سے روکنا ہی ہے لیکن وہ ساٹھ دن ایک ہی فقیر کو کھانا کھلانے سے حاصل نہیں ہو گا بلکہ نص میں بیان کی گئی تعداد کو کھانا کھلانا ضروری ہو گا اور اسی صورت میں ہی مقصد شرع کا حصول ممکن ہو سکتا ہے۔[30]

اسی طرح بکریوں کی زکوۃ سے متعلق آپ ﷺ کی اس حدیث

"فی کل اربعین شاۃ ،شاۃ" [31]

(ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوۃ کے طور پر ادا کی جائے گی۔) کی وضاحت میں امام ابو حنیفہ ،شارع کے مقصد کے تعین سے متعلق فرماتے ہیں کہ اس میں شارع کا مقصد، فقیر کی حاجت پوری کرنا اور مال کو پاک کرنا ہے جو کہ اس بکری کی قیمت ادا کرنے سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔لہذا اگر کسی پر ایک بکری زکوۃ کے طور پر واجب ہوتی ہے تو وہ اس بکری کی جگہ اس کی قیمت ادا کر دے گا تو اس کی طرف سے زکوۃ ادا ہو جائے گی جب کہ امام شافعی کا اس میں اختلاف ہے۔ آپ کے نزدیک بکری کا زکوۃ کے طور پر لازم کرنے میں اگرچہ شارع کا مقصد، فقراء کی امداد ہی ہے لیکن شارع نے اس کی جنس متعین کر دی ہے۔لہذا اسی متعین جنس سے ہی زکوۃ ادا کی جائے گی اس کی قیمت ادا کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔اور اس کی وجہ بھی آپ زکوۃ کے مقاصد کو ہی ٹھراتے ہیں۔ کہ زکوۃ کے نظام کا اصل مقصد، اغنیاء کے مال کی جنس سے ہی فقراء کی امداد ہے۔[32]

(ii) متعارض دلائل میں ترجیح کے لحاظ سے مقاصد کی اہمیت

متعارض ادلہ کے مابین ترجیح کے عمل میں مقاصد شریعت کا کردار بہت اہم ہے۔متعارض ادلہ کے مابین ترجیح کی تعیین کے لیئے مقاصد شریعت کو بطور وسیلہ استعمال کرنے سے اختلاف کے امکانات کم ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کے مابین اختلاف آراء میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ابن عاشور اپنی کتاب کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"لتکون نبراسا للمتفہین فی الدین و مرجعا بینھم عند اختلاف الأنظار و تبدل الأعصار و توسلا الی اقلال الاختلاف بین فقہائ الأمصار و دربۃ لأتباعھم علی الانصاف فی ترجیح بعض الأقوال علی بعض، عند تطایر شرر الخلاف" [33]

لہذا مجتہد کے لیئے مقاصد شریعت کی معرفت اس لیئے بھی ضروری ہے کہ ان کے ذریعے متعارض دلائل کے مابین ترجیح کا عمل آسان ہو جاتا ہے نیز یہ کہ ترجیح کے عمل کے لیئے مقاصد شریعت کو بطور وسیلہ استعمال کرنے سے اختلاف آراء کو کم سے کم کیا جا سکتا ہے۔لہذا عصر حاضر میں بہت سے مختلف فیہ فقہی مسائل، مقاصد شریعت کی روشنی میں نظر ثانی کر کے ایسے اختلافات کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح مقاصد شریعت کے ذریعے بظاہر متعارض دلائل میں تطبیق و جمع کی صورت بھی ممکن ہے کیونکہ متعارض دلائل میں جمع و تطبیق کی شروط میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ جمع و تطبیق، شریعت کے قواعد کلیہ کے مخالف نہ ہو ورنہ جمع کا عمل باطل ہو جائے گا۔اسی طرح دلائل میں جمع و تطبیق کے عمل کے لیئے قرائن کا ہونا بھی ضروری ہے۔اس بارے یمینہ بو سعادی رقمطراز ہیں:

فقد تکون نصا خاصا أو مجموعۃ نصوص استخلص منھا قاعدۃ کلیۃ أو مقصد شرعی ،علی أن أقرب القرائن الی القطع ھو موافقۃ مقاصد الشریعۃ" [34]"

کبھی کسی خاص نص یا نصوص کے مجموعہ سے کوئی قاعدہ کلیہ اخذ کیا جاتا ہے یا کوئی مقصد شرعی اخذ کیا جاتا ہے اور اس کے اخذ کرنے کی سب سے بڑی شرط یہ ہوتی ہے کہ اس کے لیئے سب سے بڑا قرینہ مقاصد شریعت کی موافقت ہو۔

لہذا دلائل کے مابین ترجیح کے عمل کے لیئے صحابہ کرامؓ، مقاصد شریعت کو خاطر میں لاتے تھے۔ اور اس کی بڑی مثال حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ جب ان کے سامنے حضرت عمرؓ سے مروی یہ حدیث بیان کی گئی

ان ا لميت يعذب ببكاء اهله عليه" "

یعنی میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ جس پر حضرت عائشہؓ نے مقاصد شریعت کی بنیاد پر اجتہاد فرماتے ہوئے بیان کیا کہ گھر والوں کے رونے کی وجہ سے مومن میت کو عذاب ہونا مقاصد و مصالح کے خلاف ہے۔ لہذا آپؓ نے فرمایا کہ اس بارے اصل حدیث مبارکہ یوں ہے:

"ان الله ليزيد الكافر عذابا ببكائ اهله عليه"[35]

(بے شک اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اس پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اضافہ فرمادیتا ہے۔) اس طرح ام المؤمنین کا یہ عملِ ترجیح ، مقاصد شریعت کے عین موافق ہے۔ بلکہ آپؓ نے اپنے اس موقف پر قرآن مجید سے اجتہاد پیش کیا کہ اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى" [36]

لہذا صحابہ کرامؓ ان ظنی اخبار کو رد فرمادیتے تھے جو مقاصد شریعت کے مخالف ہوتی تھیں۔ اس کی وضاحت میں بوسعادی لکھتے ہیں:

"لذالك من باب أولى جواز رد الخبر الظنى المخالف لمقاصد الشريعة و لخبر ظنى أو قطعى آخر" [37]

(iii) نوازل میں نص کے نہ ہونے کی صورت میں مقاصد شریعت کا کردار

استنباط احکام کے عمل کے دوران مجتہد کے لیئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ مقاصد شریعت کی طرف رجوع کرے۔ اس کی مزید وضاحت ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کے اس بیان سے ہوتی ہے:

"فاذا دعت الحاجة المجتهد الى بيان حكم الله فى مسئلة مستجدة عن طريق القياس أو الاستصلاح أو الاستحسان و نحوها تحرى بكل دقة أهداف الشريعة" [38]

جب مجتہد کو کسی نئے پیش آمدہ مسئلہ میں قیاس استصلاح یا استحسان کی بناء پر حکم الٰہی کے بیان کی ضرورت ہو تو وہ باریک بینی سے اہداف شریعت اور مقاصد شریعت میں غور و فکر کرنے کے بعد ایسا کرے۔لہذا مجتہد کے لیئے مقاصد شریعت کی معرفت اس حیثیت سے بھی ضروری ہوتی ہے کہ وہ اجتہاد میں خطاسے بچ سکے۔ حتی کہ امام غزالیؒ تو مقاصد شریعت کی معرفت کو اجتہاد کے لیئے شرط مقرر کرتے ہیں۔[39]

ایسے جدید مسائل میں مقاصد شریعت کے کردار سے متعلق ابن عاشور فرماتے ہیں کہ جدید مسائل میں اگر قرآن و سنت اور اجماع سے دلیل میسر نہ ہو تو قیاس کا راستہ اختیار کیا جاتا ہے اور قیاس میں علت مشترکہ کی بنیاد پر احکام کو منتقل کیا جاتا ہے۔اور یہ علت مشترکہ، مقاصد شریعت اور مصالح مرسلہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے طے کی جاتی ہے۔اس لیئے ہمارا یہ موقف ہے کہ وہ قیاس کہ جس میں مصلحت کی بنیاد پر، علت مقرر کی جاتی ہے وہ حجت ہے۔کیونکہ مصلحت کا تعین بھی تو تمام ادلہ شرعیہ کے استقرائی کے بعد کیا جاتا ہے۔اس لیئے مصلحت کی بنیاد پر اخذ شدہ حکم یا تو قطعیت کے درجہ میں ہوگا اور یا پھر کم از کم اس درجہ کے ظنیت میں ہوگا جو قطعی کے قریب ترین ہے۔[40]

(iv) احکام شریعت میں توازن کے قیام میں مقاصد کا کردار

احکام شریعت میں اعتدال اور توازن کے قیام میں اور اضطراب سے بچنے کے لیئے، مقاصد شریعت کا کردار بہت اہم ہے۔لہذا ایسی صورت میں نصوص جزئیہ کو مقاصد شرعیہ کی روشنی میں سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔لہذا اگر نصوص جزئیہ، مقاصد کے خلاف ہوں تو ان پر عمل نہیں کیا جائے گا۔اس طرح مقاصد شریعت کا اعتبار کرنے سے احکام شریعت میں توازن اور اعتدال کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔اس سلسلہ میں یوسف بدوی کی یہ عبارت قابل غور ہے:

فمقاصد الشريعة ضالة المجتهد، أنى وجدها فهو أحق بها ،يستضيئ بنورها و يستظل بظلها" [41]"

(v) مذہبی تعصب کے خاتمہ میں مقاصد کا کردار

مذہبی تعصب کے خاتمہ میں بھی مقاصد شریعت کا کردار بہت اہم ہے کیونکہ مذہبی اختلافات کی صورت میں بلاشبہ صحابہ کرامؓ، تابعین اور کبار ائمہ فقہ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔اور ان کی فقہ میں مقاصد شریعت کا مکمل اعتبار کیا گیا ہے۔لہذا ایسی صورت میں فقہی مذاہب کو ایک دوسرے کے قریب کرنے میں مقاصد شریعت سے مدد لی جاسکتی ہے کیونکہ مجتہد کے لیئے لازم ہے کہ وہ کسی مسئلہ میں مختلف فقہی آراء میں ترجیح کے عمل کے دوران، انصاف اور مقاصد کے راستہ کو نہ چھوڑے۔اور کسی امام کے قول پر محض تعصب کی بناء پر ضد کرنا، مجتہد کے منصب کے خلاف ہے۔اس کی مزید وضاحت ابن عاشور کی اس تحریر سے ہوتی ہے:

بحيث اذا انتظم الدليل على اثبات مقصد شرعي وجب على المتجادلين فيه أن يستقبلوا قبلة الانصاف و ينبذوا الاحتمالات الضعاف" [42]"

جب مقاصد شریعت کے اثبات پر کوئی دلیل موجود ہو تو ایسی صورت میں بحث کرنے والوں پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ انصاف کے قبلہ کو درست رکھیں اور کمزور احتمالات کو پس پشت ڈال دیں اور مقاصد شریعت کے تقاضے کے مطابق عمل کریں۔

(vi) استنباط علل میں مقاصد شریعت کی اہمیت

شرعی علل، عمومی طور پر ان حکمتوں اور اسرار پر مشتمل ہوتی ہیں جن کا مقاصد شریعت خود تقاضا کرتے ہیں۔لہذا ایسی صورت میں مقاصد شریعت، علل کی تحدید و اثبات میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔لہذا ایسی صورت میں مقاصد کی معرفت سے ہی مناط کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ علت و مناط بھی تو کسی حکمت پر مشتمل ہوتے ہیں لہذا استنباط علت میں مقاصد شریعت کے کردار سے متعلق ڈاکٹر نعمان جغیم بیان کرتے ہیں:

"و أبرز المسالک التی یحتاج الیها فی معرفة المقاصد هی :مسلک المناسبة ،و تنقیح المناط ،و الغائ الفارق"[43]

مقاصد شریعت،علت،منسب، تنقیح مناط اور الغاء فارق میں مقاصد شریعت کی معرفت بہت ضروری ہے۔

اسی طرح فقہی قواعد وضع کرنے میں بھی مجتہد کو مقاصد شریعت کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور شارع کے مقاصد اور مصالح کی معرفت کے لیئے بھی مجتہد کو مقاصد کی معرفت کی ضرورت پیش آتی ہے اسی طرح ایسے مستجدات اوت نوازل جن سے متعلق واضح نص موجود نہ ہو،ان میں تحقیق مناط کا عمل بھی مقاصد شریعت کی معرفت کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔اسی طرح دو یا زائد قیاسوں میں ترجیح کے لیئے مقاصد شریعت کے کردار سے متعلق ڈاکٹر جمال الدین عطیہ بیان کرتے ہیں کہ ایسی صورت حال میں چار طریقوں سے ترجیح کا عمل تکمیل پاتا ہے۔جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔پہلا طریقہ یہ ہے کہ اگر دو علتوں میں سے ایک کا مقصود، ضروری مقاصد ہوں جب کہ دوسری کا مقصود کوئی اور ہو جو ضرورت سے کم درجے کا ہو۔تو ایسی صورت میں ضروری کو غیر ضروری پر ترجیح دی جائے گی

۲۔دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دو علتوں میں سے ایک کا مقصود، حاجت زائدہ ہو جبکہ دوسری کا مقصود اصول حاجت ہو تو ایسی صورت میں اصول کو زائدہ پر ترجیح دی جائے گی۔

۳۔تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دو علتوں میں سے ایک کے مقصود کا تعلق مصالح ضروریہ کے مکملات سے ہو جبکہ دوسری کا مقصود حاجت زائدہ کے اصول سے ہو تو ایسی صورت میں اصول کو مکملات پر ترجیح دی جائے گی۔

۴۔چوتھا طریقہ یہ ہے کہ اگر دو علتوں میں سے ایک کا مقصود، دین کی اصل کا تحفظ ہو جبکہ دوسری علت کا مقصود کسی ضروری مقصد میں سے کوئی ہو تو ایسی صورت میں پہلی کو دوسری پر ترجیح دی جائے گی۔[44]

اس سے معلوم ہوا کہ تحقیق مناط، تنقیح مناط اور علل کی تحدید و اثبات میں مقاصد شریعت کی معرفت، مجتہد کے لیئے ضروری ہے ورنہ اجتہاد میں خطا کا خطرہ ہوتا ہے۔

(vii) فتاوی میں مقاصد شریعت کی ضرورت واہمیت

مفتی پر لازم ہے کہ اپنے فتوی میں مقاصد شریعت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھے اور شریعت اسلامیہ کی اصل روح، یسر اور نرمی کو مد نظر رکھتے ہوئے فتوی دے۔ نیز چونکہ مستفتی کے حالات، اس کے رہن سہن کے انداز واطوار، محل ومقام اور وقت کے بدلنے سے فتوی میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ لہذا ان چیزوں کا مفتی خاص خیال رکھے۔ اسی طرح فتوی کی تبدیلی کے اسباب میں سب سے بڑا سبب مقاصد شریعت کے تقاضوں میں تغیر و تبدل ہے۔

لہذا مقاصد شریعت، مجتہد، قاضی اور فقیہ کو ادلہ شرعیہ کے مابین تعارض کی صورت میں ان میں ترجیح کے عمل کے لیئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔ لہذا مقاصد شریعت کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے مجتہد ایسے تعارض کو آسانی سے حل کر سکتا ہے۔ البتہ مقاصد کے ذریعے ترجیح کا عمل ،اصول فقہ کے معتمد طریقوں میں سے ہے۔ جیسا کہ عبد القادر بن حرز اللہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"فالترجيح بالمقاصد من الطرق المعتمدة فى اصول الفقه ،خاصة فى الترجيح بين الأقسية المتعارضة" [45]

لہذا مفتی اور مجتہد پر لازم ہے کہ وہ استنباط احکام کے دوران حکم شرعی متعین ہونے کی صورت میں اس پر عمل کے انجام کو بھی مد نظر رکھے کہ آیا اس مستنبط حکم شرعی پر عمل، مکلفین کو مشقت و حرج میں مبتلائ تو نہیں کرے گا اور کیا یہ مستنبط حکم مقاصد کی روح کے خلاف تو نہیں۔ اور یہی مفتی کے فتوی کا محل ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح رہے کہ مقاصد شریعت، ادلہ شرعیہ اربعہ میں سے نہیں ہیں کہ انہیں ادلہ تفصیلیہ جیسی اہمیت استنباط احکام کے لیئے دی جائے۔ جیسا کہ مغرب کے کچھ عصری محققین ایسا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ مقاصد کے نام پر نصوص شرعیہ کو بھی نظر انداز کر رہے ہیں۔[46] جس کی شریعت اسلامیہ میں قطعا کوئی گنجائش موجود نہیں۔ کیونکہ اس بارے اللہ تعالیٰ کا واضح فرمان موجود ہے:

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ"[47]

لہذا مصالح کے نام پر نصوص کی مخالفت کی شریعت اسلامیہ میں کوئی گنجائش نہیں۔ لہذا اگر ایسے اقدامات کی حوصلہ افزائی کی جاتی رہی تو کچھ بعید نہیں کہ جس طرح یہود نے روح شریعت کے نام پر شریعت موسوی سے مکمل بیزاری کا اعلان کر دیا ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ شریعت اسلامیہ میں بھی مقاصد اور مصالح کے نام پر نصوص شرعیہ کو معطل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ایسی صورت حال سے امت مسلمہ کو محفوظ فرمائے۔

لہذا اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ مقاصد شریعت بہت سی خصوصیات کے حامل ہیں جس وجہ سے ان کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ اور نوع انسان کے تمام طبقات چاہے ان کا تعلق اسلام سے ہو یا نہ ہو، سب کے لیئے مقاصد شریعت کی معرفت اور ان سے اعتناء ضروری ہے۔ نیز مقاصد

شرعیہ کا احکام شریعت میں دائمی کردار ہے جسے مجتہد اپنے عمل اجتہاد و استنباط کے دوران عمل میں لاتا ہے یا احکام کی تطبیق کا عمل کرتا ہے اور یہ کہ مقاصد شریعت کا ترجیحات میں اہم کردار ہے اور اجتہاد کے اکثر شعبوں میں مقاصد شریعت کے اعتبار کے بغیر، اجتہاد ناقص اور مبنی بر خطا ہوتا ہے اور سب سے اہم یہ کہ مجتہد، اجتہاد کے کسی مرحلہ میں بھی مقاصد شریعت سے بے اعتنائی نہیں کر سکتا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مقاصد شریعت کی معرفت جس طرح فقیہ و مجتہد کے لیئے اہم ہے اسی طرح یہ عام مسلمانوں، مبلغین اسلام، حتیٰ کہ غیر مسلموں کے لیئے بھی ان کی معرفت بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ البتہ ان کے اطلاقات اور میادین کو مد نظر رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ان کا ایک خاص دائرہ کار ہے جس میں یہ اثر انداز ہوتے ہیں لہذا اگر ان کا اعتبار ضرورت سے زائد کیا جائے گا تو احکام شرعیہ میں خلل پیدا ہو جائے گا۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ ان کی اہمیت اپنی جگہ ایک مسلمہ امر ہے لیکن ان کا تعلق مصالح کی حد تک ہے جبکہ شارع اپنے بیان حکم میں مصلحت اور حکمت کے بیان کا محتاج نہیں لہذا شارع کے ہر حکم کی مصلحت کو سمجھے بغیر، تعمیل لازم ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مقاصد، مجتہد کی ایک ایسی ضرورت ہے جسے وہ شارع کی حکم عدولی کے لیئے استعمال نہیں کر سکتا۔

حوالہ جات

[1] شاطبی، ابراہیم بن موسی، الموافقات، تحقیق، ابو عبیدہ، قاہرہ، دار ابن عفان، 1997م، 4/106

Shatibī,Ibrahīm.binmūsā,al-muwāfaqāt,(Cairo,Dāribn e affān,1997)4:106

[2] ایضاً، 3/31

Ibid.,3:31

[3] جوینی، امام الحرمین عبد الملک، البرہان فی اصول الفقہ، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1992م، 2/178

Jawīnī,imīmulharamēn,alburhānfīusūl al fiqh(Beirut,Dār al kutub alilmiyyah,1992)2:178

[4] شاطبی، الموافقات، 2/344

Shatibī, al-muwāfaqāt,2:344

[5] غزالی، امام ابو حامد محمد، شفاء العلیل و مسالک التعلیل، بغداد، مطبعۃ الارشاد، 1971م ص، 204

Ghazālī,imāmabuHamedMuhammad,Shifā al elīlwamasālik al ta,līl(Baghdād,matba,tul irshād,1971)P:204

[6] قرضاوی، یوسف، مدخل لدراسۃ الشریعۃ الاسلامیہ، بیروت، مؤسسۃ الرسالہ، 1993م، ص، 127

Qardāwī,yūsuf,madKhallidirāsat al Sharī'atilislāmiyyah,(Beirut,muasisat al risālah,1993)P:124

[7] ایضاً، 131

Ibid.,P:131

[8] سورۃ الروم: 30:30

Sūrah al Rūm:30:30

[9]ابن تیمیہ، تقی الدین احمد، جامع الرسائل، تحقیق، رشاد سالم، جدہ، دار المدنی، 1984م، 2/305

Ibn e taimiyyah,tqī al dīn.Ahmad,Jāme' al Rasael,(Jeddah,Dār al madanī,1984)2:305

[10]ابن عاشور، شیخ طاہر، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، اردن، دار النفائس، 2001م، ص، 18

Ibn e Āshūr,ShekhTāhir,maqasid al Sharī'a al Islamiyyah(Jordan,Dār al nafā's,2001)P:18

[11]بدوی، یوسف احمد، مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، اردن، دار النفائس، 1421ھ، ص، 102

Badawī,Yūsuf,Ahmad,maqasid al Sharī'a Al Islamiyyah,'ndaIbn e taimiyyah,(Jordan,Dār al nafā's,1421H)P:102

[12]زحیلی، محمد، موسوعہ قضایا اسلامیہ معاصرہ، دمشق، دار المکتبی، 2009م، 5/667

Zuhaelī,Muhammad,mwsū'aqadayaIslamiyyahmu'āsarah,(Damascus,Dār al maktabī,2009)5:667

[13]سورۃ الذاریات: 56:51

Surah al-dhāriyāt:51:56

[14]قرضاوی، یوسف، دراسہ فی فقہ مقاصد الشریعہ، قاہرہ، دار الشروق، 2006م، ص، 83

Qardāwī,yūsuf,DirāsahfīFiqhmaqasid al-Sharī'ah(Cairo,Dār al-Shurūq,2006)P:83

[15]ابن نجیم، زین الدین، الاشباہ والنظائر، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1980م، 1/27

Ibn e Nujaem,Zēn al-Dīn,al-'Shbāhwa al-Nazā'r(Beirut,Dār al-kutub al-'Imiyyah,1980)1:27

[16]بخاری، امام محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الوحی، حدیث نمبر: 1، بیروت، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، 1/6

Bukhārī,Muhammad Bin Ismā'īl,al-Jāme' al-Sahīh,Kitāb al-wahy,Hadith:1(Beirut,Dārtwq al-Najāt,1422H)1:6

[17]شاطبی، الموافقات، 2/149

Shatibī, al-muwāfaqāt,2:149

[18]سورۃ النحل: 125:16

Surah al-Nahal:16:125

[19]یوسف حامد عالم، المقاصد العامہ للشریعۃ الاسلامیہ، جدہ، الدار العالمیہ لکتاب الاسلامی، 1994م، ص، 107

Yūsuf, Hamid Ālam,al-maqasid al-Sharī'a al-Islamiyyah(Jeddah,al-Dār al-'Ālamiyyah le-Kitāb al-Islāmī,1994)P:107

[20]زحیلی، ڈاکٹر محمد موسوعہ قضایا اسلامیہ معاصرہ، 5/309

Zuhaelī,Muhammad,mwsū'aqadayaIslamiyyah mu'āsarah,5:309

[21]ابن قیم، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد، اعلام الموقعین، دمام، دار ابن جوزی، 1423ھ، 3/5

Ibn e qayyem,AbūAbdullah,A'lāmul-Mūqi'īn(Dammam,DārIbn e Jawzī,1423H)3:5

[22]زحیلی، موسوعہ قضایا اسلامیہ معاصرہ، 5/309

Zuhaelī,Muhammad,mwsū'aqadayaIslamiyyah mu'āsarah,5:309

[23]ریسونی، ڈاکٹر احمد، ، نظریۃ المقاصد عند الامام الشاطبی، امریکہ، المعہد العالمی، 1411ھ، ص، 330

Rīsūnī,DrAhmad,Nazriat al-maqasid 'nda al-Imām al-Shātbī(america,al-ma'had al-'ālamī,1411H)P:330

[24]ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، بیروت، مکتبہ علمیہ، س۔ن، 2/417

Ibn e Hashām,al-Sīrah al-Nabawiyyah(Beirut,maktabah 'lmiyyah)2:417

[25]ایضا، 2/417

Ibid.,2:417

[26]ابن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، ص، 183

Ibn e 'āshūr,maqasid al-Sharī'a al-Islamiyyah,P:183

[27]سورۃ البقرۃ:2:282

Surah al-Baqrah:2:282

[28]حسان، حسین حامد، نظریۃ المصلحۃ، قاہرہ، مکتبۃ المتنبی، 1981م، ص، 25

Hassān,HussainHāmid,nazria al-maslihah(Cairo,maktbah al-Mutanabbī,1981)P:25

[29]سورۃ المجادلۃ:58:4

Surah al-mujādalah:58:4

[30]غزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المستصفی من علم الاصول، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، 1997م، 2/۵۵

Ghazālī,AbūHamidmuhammad,al-Mustasfā min 'lm al Usūl(Beirut,mu'sisah al-Risālah,1997)2:55

[31]ابو داؤد، السنن، باب فی زکوۃ السائمۃ، حدیث نمبر:1570، بیروت، دار الکتاب العربی، 2/8

Abu Da'ūd,al-Sunan,Bābfīzkāt al-Sā'mah, (Beirut,Dār al-Kitāb al 'rabī) Hadīth:1570

[32]غزالی، ابو حامد محمد بن محمد، المنخول من تعلیقات الاصول، بیروت، دار الفکر المعاصر، 1998م، ص، 281

Ghazālī,AbuHāmidMuhammad,Al-Minkhawl min t'līqāt al-'sūl(Beitut,Dār al-Fik al-mu'āsir,1998)P:281

[33] ابن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، ص،165

Ibn e 'āshūr,maqasid al-Sharī'a al-Islamiyyah,P:165

[34] بوسعادی، یمینہ ساعد، مقاصد الشریعہ و أثرھا فی الجمع والترجیح بین النصوص، بیروت، دار ابن حزم، 2007م، ص،270

BūS'ādī,yamīnahSā'id,maqasid al-Shari'awa 'thruhāfī al-jam' wa al-Tarjīhbēn al-Nusūs(Beirut,DārIbn e Hazam,2007)P:270

[35] بخاری، الجامع الصحیح، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت، حدیث نمبر:1288، 2/79

Bukhārī,al-Jāmi' al-Sahīh,Bābqawl al-Nabī(PBUH)yu'azab al-mayyet,Hadīth:1288

[36] سورۃ الأنعام:6:164

Surah al-An'ām:6:164

[37] بوسعادی، مقاصد الشریعہ و أثرھا فی الترجیح، ص،305

BūS'ādī,yamīnahSā'id,maqasid al-Shari'awa 'thruhāfī al-jam' wa al-Tarjīhbēn al-Nusūs,P:305

[38] وہبۃ الزحیلی، اصول الفقہ الاسلامی، دمشق، دار الفکر، 2005م، 2/307

Zuhailī,usūl al-Fiqh al-Islāmī(damascus,Dār al-Fikr,2005)2:307

[39] غزالی، المستصفی، 2/382

Ghazālī,al-Mustasfā,2:382

[40] ابن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، ص،309

Ibn e 'āshūr,maqasid al-Sharī'a al-Islamiyyah,P:309

[41] بدوی، مقاصد الشریعہ عند ابن تیمیہ، ص،121

Badawī,maqasid al Sharī'a Al Islamiyyah,'ndaIbn e taimiyyah,P:121

[42] ابن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، ص،190

Ibn e 'āshūr,maqasid al-Sharī'a al-Islamiyyah,P:190

[43] جغیم، نعمان، طرق الکشف عن مقاصد الشارع، اردن، دار النفائس، 1422ھ، ص،50

JuGhēm,nu'mān,Turuq al-Kashf 'n maqasid al-Shār'(Jordan,Dār al-Nafā's,1422H)P:50

[44]عطیہ، جمال الدین، نحو تفعیل المقاصد الشریعۃ، امریکہ، المعہد العالمی، 2001م، ص، 180

Atiyah,Jamāl al-Dīn,tahwataf'īl al-Maqasid al-Sharī'a(America,al-Ma'had al-'ālamī,2001)P:180

[45]عبد القادر بن حرز اللہ، المدخل الی علم مقاصد الشریعہ، ریاض، مکتبۃ الرشد، 2005م، ص، 24

Abdul-Qādir bin HirzAllah,Almadkhal 'lā 'Im Maqāsid al-Sharī'a(Riyād,maktbah al-Rushd,2005)P:24

[46]قرضاوی، ڈاکٹر محمد یوسف، دراسہ فی فقہ مقاصد الشریعہ، قاہرہ، دار الشروق، 2006م،، ص، 87

Qardāwī,Dr. Muhammad Yūsuf,DirāsahfīFiqhmaqasid al-Sahrī'a(Cairo,Dār al-Shurūq,2006)P:87

[47]سورۃ الحج: 22:9،8

Surah al-Haj:22:8,9